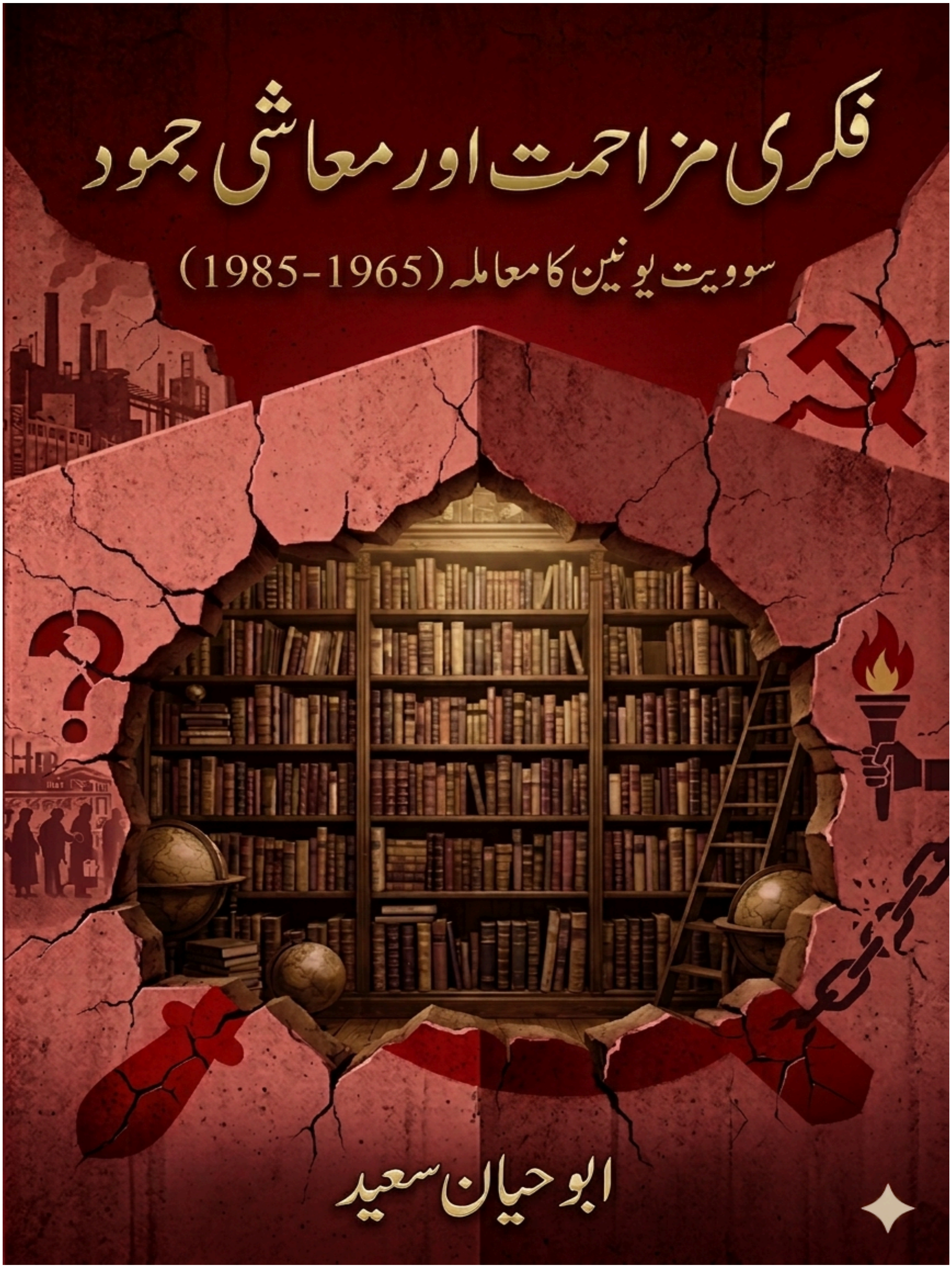

فکری مزاحمت اور معاشی جمود
سوویت یونین کا معاملہ (1985-1965)
ابو حیان سعید

سوویت یونین کی فکری اور معاشی مزاحمت: ایک تاریخی جائزہ

ابو حیان سعید
23 اپریل 2026

اس مضمون کا بنیادی مقصد ان سوویت دانشوروں، ماہرینِ معاشیات اور ادیبوں کے کلیدی کردار کا تجزیہ کرنا ہے جنہوں نے 1965 سے 1985 کے درمیان ایک جمود زدہ ریاستی ڈھانچے کو چیلنج کیا۔ عام طور پر سوویت یونین کے زوال کا سہرا صرف سیاسی چالوں یا بیرونی دباؤ کے سر باندھا جاتا ہے، لیکن یہ تحریر اس **اندرونی فکری مزاحمت** کو اجاگر کرتی ہے جس نے تبدیلی کے لیے حقیقی مہمیز کا کام کیا۔ یہ مضمون اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ جب فکری آزادی اور تکنیکی جدت کو روکا جاتا ہے، تو نظام کا زوال ناگزیر ہو جاتا ہے۔ مزید برآں، یہ تاریخی جائزہ موجودہ دور کی معیشتوں کے لیے ایک اہم سبق فراہم کرتا ہے کہ ماضی کی غلطیوں سے سیکھنا کیوں ضروری ہے۔

1. معاشی اصلاحات کے علمبردار (1965–1975)

یہ وہ دور تھا جب سوویت معیشت میں "جمود" (Stagnation) کے آثار ظاہر ہونا شروع ہوئے تھے۔ اس وقت کے دانشوروں نے نظام کے اندر رہ کر تکنیکی بنیادوں پر تبدیلی کی وکالت کی۔

ایوسی لبرمین Evsei Liberman پیدائش: 1897 **وفات:** 1981

اہم کام: ان کا 1962 کا مقالہ "Plan, Profit, and Bonus" (منصوبہ، منافع اور بونس) بہت مشہور ہوا، جس نے سوویت یونین میں معاشی اصلاحات کی راہ ہموار کی۔سب سے اہم ماہرِ معاشیات۔ انہوں نے تجویز دی کہ اشتراکی کارخانوں کی کامیابی کا معیار صرف "پیداواری ہدف" نہیں بلکہ **"منافع"** ہونا چاہیے۔ ان کے خیالات نے 1965 کی اصلاحات کی بنیاد رکھی، جو بدقسمتی سے بیوروکریسی کی نذر ہو گئیں۔

وکٹر گلوشکوف (Victor Glushkov): پیدائش: 1923 **وفات:** 1982

اہم کام: ان کی کتاب "The Synthesis of Digital Automata" سائبرنیٹکس میں اہم مانی جاتی ہے۔ انہوں نے "OGAS" نامی ایک کمپیوٹر نیٹ ورک کا تصور پیش کیا تھا تاکہ معیشت کو ڈیجیٹل طریقے سے سنبھالا جا سکے۔

ایک وژنری سائنسدان جنہوں نے خبردار کیا کہ سوویت معیشت اتنی پیچیدہ ہو چکی ہے کہ اسے جدید کمپیوٹر نیٹ ورک کے بغیر نہیں چلایا جا سکتا۔ ان کی ڈیجیٹل اصلاحات کی تجویز کو مسترد کرنا سوویت یونین کی معاشی پسماندگی کا ایک بڑا سبب بنا۔

آندرے سخاروف (Andrei Sakharov): پیدائش: 1921 **وفات:** 1989

اہم کام: ان کا 1968 کا مشہور مقالہ "Reflections on Progress, Peaceful Coexistence, and Intellectual Freedom" فکری آزادی کے حوالے سے ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔

اگرچہ وہ ایٹمی طبیعیات کے ماہر تھے، لیکن 1968 میں ان کے مقالے نے تہلکہ مچا دیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ فکری آزادی اور مغرب کے ساتھ ٹیکنالوجی کا تبادلہ کیے بغیر سوویت معیشت زندہ نہیں رہ سکتی۔

2. معاشی بدحالی کے نقاد اور 'پریسترائیکا' کے معمار (1980 کی دہائی)

جب 1980 کی دہائی آئی تو معاشی بحران سنگین ہو چکا تھا۔ اس دور کے دانشوروں نے براہِ راست حکومتی پالیسیوں کو چیلنج کیا۔

ابیل اگانبیگیان (Abel Aganbegyan): پیدائش: 1932 (یہ حیات ہیں)

اہم کام: ان کی کتاب "The Challenge: Economics of Perestroika" سوویت معاشی نظام کی تبدیلیوں کو سمجھنے کے لیے بنیادی مآخذ مانی جاتی ہے۔

انہوں نے گورباچوف کو وہ سچے اعداد و شمار فراہم کیے جو سرکاری ریکارڈ میں چھپائے جاتے تھے۔ انہوں نے ثابت کیا کہ سوویت یونین کی جی ڈی پی (GDP) کا بہت بڑا حصہ دفاع پر ضائع ہو رہا ہے، جبکہ عوام بنیادی ضرورتوں کو ترس رہے ہیں۔

تاتیانا زاسلاوسکایا (Tatyana Zaslavskaya): پیدائش: 1927 **وفات:** 2013

اہم کام: ان کی سب سے اہم تحریر "1983 "The Novosibirsk Report تھی، جس نے سوویت معیشت کے سماجی پہلوؤں اور اس کی ناکامیوں کا گہرا تجزیہ پیش کیا۔

ان کی مشہور زمانہ "نووسیبرسک رپورٹ" نے یہ ثابت کیا کہ سوویت نظام اب انسانوں کو کام کرنے کی ترغیب دینے میں ناکام ہو چکا ہے۔ انہوں نے معیشت کو سماجی ڈھانچے کے ساتھ جوڑ کر ایک نئی بحث کا آغاز کیا۔

نکولائی شملیوف (Nikolai Shmelev): پیدائش: 1936 **وفات:** 2014

اہم کام: ان کا مضمون "Advances and Debts" (قرضے اور پیش رفت) سوویت نظام کی معاشی حقیقتوں کو بے نقاب کرنے کے حوالے سے بہت جرات مندانہ تحریر سمجھی جاتی ہے انہوں نے اپنے مضامین کے ذریعے سوویت معیشت میں مارکیٹ کے عناصر لانے اور "کمانڈ اکانومی" کے خاتمے کی جرات مندانہ وکالت کی۔

3. ادبی اور سیاسی شعور بیدار کرنے والے لکھاری

معیشت دانوں کے ساتھ ساتھ لکھاریوں نے سوویت عوام کی نفسیات کو بدلا اور انہیں نظام پر سوال اٹھانا سکھایا۔

الیگزینڈر سولزنیتسن (Aleksander Solzhenitsyn): ان کی تحریروں نے سوویت لیبر کیمپوں (Gulags) کی حقیقت دنیا کے سامنے رکھی اور نظام کی اخلاقی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا۔

چنگیز اعتماتوف (Chingiz Aitmatov): انہوں نے اپنی کہانیوں میں انسانی حقوق، ثقافتی شناخت اور ماحولیاتی تباہی کو موضوع بنایا۔ وہ گورباچوف کے قریبی مشیر تھے اور انہوں نے نظام میں انسانیت لانے کی کوشش کی۔

الیگزینڈر یاکوفلیف (Alexander Yakovlev): وہ سوویت یونین کے "سیاسی دماغ" کہلاتے ہیں۔ انہوں نے سنسرشپ کے خاتمے (گلاسنوست) کی تحریک چلائی تاکہ دانشور کھل کر ملک کے مسائل پر بات کر سکیں۔

نتیجہ (Conclusion)

1965 سے لے کر 1985 تک سوویت یونین کے دانشوروں کا سفر "خاموش اصلاحات" سے شروع ہو کر "کھلی بغاوت" تک پہنچا تھا۔ **ایوسی لبرمین** اور **سخاروف** جیسے لوگوں نے جس تباہی کی پیش گوئی کی تھی، وہ **اگانبیگیان** اور **یاکوفلیف** کے دور تک حقیقت بن چکی تھی۔ ان لکھاریوں اور

دانشوروں نے نہ صرف سوویت حکومتوں پر اثر ڈالا، بلکہ سوویت عوام کو وہ فکری اسلحہ فراہم کیا جس نے بالآخر آہنی پردے (Iron Curtain) کو گرا دیا۔

ان کی زندگی اس بات کا ثبوت ہے کہ جب معیشت اور فکر پر قدغن لگائی جاتی ہے، تو دانشوروں کی آواز ہی تبدیلی کا پہلا قطرہ ثابت ہوتی ہے۔